# آپ جو چاہیں دیں مجھے نام

سیّد ریاض حسین شاہ

# گلِ خطابت

دنیا میں جتنے بھی عاشقِ رسول ہیں ان کی محبتِ رسول بے سند اور بے حوالہ نہیں لیکن اس سے پہلے بڑے بڑے عبقری اپنے مخصوص مفادات کے لئے اسلام کا نام استعمال کر چکے ہیں ، دین کی طاقت کا تازیانہ لہرا چکے ہیں ۔ بڑے بڑے تیمور اس دنیامیں تسخیری طیارے اُڑا چکے ہیں اب عشقِ رسول کی دنیا اگر آپ پُرکشش بنا کر خود یا اپنے وطن کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس طاقت کی سیمابیت سے انکار نہیں کرتے لیکن تاریخ کا غیر محتاط مطالعہ ،نبوی حکومت کے شعائر کا غلط استعمال ،ذاتی ادراکات میں غیر عملی اور غیر روحانی بلکہ مصنوعیت بھری روش قومی نقصانات کا باعث ہو سکتی ہے۔

## نَحمَدُہ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہ الکَرِیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گوشہ نشینی کی میٹھی جیل نغمہ گری کی ریاضت سے قریب کر دیتی ہے۔ وطن سے محبت روایت ہی نہیں جان لیوا نشہ ہے جو میٹھی خوشبو سونگھا کر واصلِ موت بنا دیتا ہے۔ ایک محبِ وطن شخص خود کو مجبوریوں کی رسیوں میں جب جکڑا محسوس کرتا ہے وہ زندہ مقبور ہو جاتا ہے۔ اپنے وطن میں تو اب محسوس یہ ہونے لگ گیا ہے کہ ہر بے کس، مجبور، مقہور روزی کے لئے ترسنے والا مزدور وطن کی مٹی کو چہرے اور ہاتھوں پہ مل کر بغاوتوں کا امام بننا چاہتا ہے، اب تو شعرو شاعری کا خون ''بھوک'' نچوڑ رہی ہے اور نغمے ترانے روشنی سے محروم ہو رہے ہیں۔ مذہبی گرو وہاں جا پہنچے ہیں کہ لوگ دھرم کو وشواش اور فریب سمجھنے لگ گئے۔ اربابِ کلیسا کی سیاست برقعے اور نقاب نوچ کر خونی سیاست کے دروازے پر دستک دے رہی ہے۔ سوچنے والے سوچ سے محروم ہیں اور سعی و کاوش والے ٹھنڈے کمروں کے دلدادہ بن چکے ہیں۔

کون کسی کو سمجھائے بقول ساحرؔ

کیا جانیں تیری اُمت کس حال کو پہنچے گی
بڑھتی چلی جاتی ہے تعداد اماموں کی

وہ لوگ جنہیں کل تک دعویٰ تھا رفاقت کا
تذلیل پہ اترے ہیں، اپنوں ہی کے ناموں کی

عصرِ رواں میں مدینہ کی فلاحی ریاست کا بڑا شہرہ ہے۔ سچی بات یہ ہے جو شخص نسیمِ مدینہ کے معطیٔ حیات ہونے پر یقین نہ رکھے وہ بدقسمت ہی تو ہوتا ہے لیکن جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو زندگیوں کے سمندر موجزن کئے وہ شعور کی یہ گہرائی رکھتے تھے کہ کائنات میں ثبات و دوام صرف منفعت بخش نظام سے عبارت ہے۔ ہر وہ کوشش، ہر وہ اقدام اور ہر وہ اہتمام دریائی جھاگ کی طرح مٹ جائے گا جس میں انتقام ہوگا، فریب ہوگا اور وہ صداقت سے محروم ہوگا۔ انسانی اور ایمانی سطح پر کم از کم اسلام کا یہ اٹل اصول ہے کہ انسانی منفعت کے مفاد میں بقا اور استحکام کی دولت میسر آتی ہے۔

مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ
''جو لوگوں کو فائدہ دے زمین میں دیر تک بقا کی دولت پاتا ہے''۔ (سورۃ الرعد: 17)

دنیا میں تبدیلی کی سوچ اچھی سوچ ہے لیکن اس بات کو قلب و روح میں اچھی طرح اتار لیا جائے کہ مدینہ کی فلاحی ریاست صرف میکانکی نظام نہیں دیتی بلکہ اپنے دامنِ فکر میں وہ اعتقادی، عملی اور روحانی سرمایہ رکھتی ہے جس کا ادراک اس ریاست پر عقیدہ رکھنے والوں کے باطن کو روشن کر دیتا ہے۔ یہ کوئی انقلاب نہیں ہوتا جو اعتمادِ نفسی کو کچل کر ایک گندی تہذیب کے روبرو کر دے جہاں تک ہم اس ریاست کی باطنیت کا ادراک کر سکے ہیں، اس میں صرف ظاہری اسباب کی تجمیع کافی نہیں تھی اصل تبدیلی داخلی تھی، نفسیاتی تھی، روحانی تھی اور اخلاقی تھی جس کی بنیاد پر کی جانے والی کوششیں اس وقت کی دنیا سے لے کر آج تک مقناطیسیت رکھتی ہیں۔

قرآن مجید کی یہ آیت کیا چونکا نہیں دیتی:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ

''بے شک جب تک کوئی قوم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتی اس کی انقلابی کوششیں بار آور نہیں ہو سکتیں''۔ (سورۃ الرعد: 11)

دنیا میں جتنے بھی عاشقِ رسول ہیں ان کی محبتِ رسول بے سند اور بے حوالہ نہیں لیکن اس سے پہلے بڑے بڑے عبقری اپنے مخصوص مفادات کے لئے اسلام کا نام استعمال کر چکے ہیں، دین کی طاقت کا تازیانہ لہرا چکے ہیں۔ بڑے بڑے تیمور اس دنیا میں تسخیری طیارے اُڑا چکے ہیں اب عشقِ رسول کی دنیا اگر آپ پُرکشش بنا کر خود یا اپنے وطن کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس طاقت کی سیمابیت سے انکار نہیں کرتے لیکن تاریخ کا غیر محتاط مطالعہ، نبوی حکومت کے شعائر کا غلط استعمال، ذاتی ادراکات میں غیر عملی اور غیر روحانی بلکہ مصنوعیت بھری روش قومی نقصانات کا باعث ہوسکتی ہے۔ اگر آپ اپنی سوچ میں بھی سنجیدہ نہ ہوئے اور قوم کو قوم نہ سمجھا اور کسی اور کی باغیانہ تاریخ کا چونا اپنی عمارت میں بے جا استعمال کیا تو ایک بات قطعی ذہن میں رکھ لیں کہ یاجوج ماجوج سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور مغربی قارون بھی مسلمانوں کے لئے کسی سخاوت کی فکر اپنا نہیں سکتے۔ کام اور تبدیلی کا زور دروں (Momentum) یا مادی محنتوں کا سلسلہ کچھ وقت کے لئے ''چلا چلاؤ'' کا رقص کرتا رہے گا لیکن تھوڑا دور جا کر رُک جائے گا اور وہ لمحہ بہت خطرناک ہوگا۔ کوشش کریں کہ بے کار، گندے اور مصنوعی لوگوں سے کام لینے کے بجائے باصلاحیت اور لائق لوگوں سے کام لیں جو اللہ سے بھی قریب ہوں مدد کرنے والا اللہ ہے وہی حیّ و قیوم ہے۔

قرآن مجید کی ایک پڑھ لیں:

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ

''ایسا نہیں ہوسکتا کہ تیرا رب آبادیوں کو ظلم کے ساتھ ہلاک کر دے جبکہ ان میں رہنے والے باصلاحیت صالحین ہوں''۔

(سورۂ ھود: 117)

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ۝۳۵

''تو کیا فاسقین کے سوا کوئی اور ہلاک ہوسکتا ہے''۔

(سورۂ الاحقاف: 35)

چھینا چھپٹی مسائل کے حل کا طبل مسرت نہیں بجاسکتی ''تعمیرِ ملت'' کے منشور پر شعور، قربانی، انسان دوستی کی تحریکات رنگ لاسکتی ہیں۔ عطار کے بیٹے کس قدر سادہ دل ہیں کہ گندے جوہڑ کے پانی سے اپنے پسرِ ایمان کو غسل دینا چاہتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کا سارا سرمایہ تو یہودیوں کے ہاتھ میں محصور ہے۔ وہ آپ کو ''حرم ایمان'' کی سلطنت میں کیسے خرچ ہونے دے سکتے ہیں؟ میں اپنے وطن کے قائدین کے پاؤں چھو کر ہی عرض کرسکتا ہوں کہ سمجھئے اگر ہمارے پڑوسی ملک کی کسی سرحد پر چھوٹی سے بھی ریاست اسرائیلی مفاد میں قائم کر دی گئی خواہ اس کا نام کوئی بھی ہو وہ مسلمانوں کے حق میں ہرگز بہتر نہ ہوگا۔ وہ وقت آنے سے پہلے خود کو مضبوط کرلیں اور استحکام کا کوئی سریع النتیجہ منشور اپنائیں ایسا منشور جو مادر گیتی پر ایک اور اسرائیل ہونے سے دنیا کو بچالے۔

یہ بات درست ہے کہ جدید دنیا میں معاش کا مسئلہ اہمیت اختیار کر گیا ہے اور نئی ریاستوں میں نئی منصوبہ بندیاں دعویٰ رکھتیں ہیں کہ انسان معاشی حیوان ہے۔ اس بات

کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہ حقیقت اپنی جگہ اٹل ہے کہ انسان ایک ذہنی ، اخلاقی اور روحانی وجود بھی رکھتا ہے۔ کوئی ایسا نظام ،کوشش یا اقدام خواہ کتنی ہی مخلصانہ ہو اگر ایک ہی ضرورت کو اہمیت دے اور دوسرے پہلوؤں کو گھٹائے یا نظر انداز کرے تو وہ دیر پا نہیں ہوسکتا۔

کتاب المجاذیب میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ ایسا جنوں اور اندھا عشق جو کثیر التعداد انسانوں کے غم اور غصہ میں اضافہ کر دے وہ ردِ عمل کی شدت سے اچھی کوشش کو بھی عبث کر دیتا ہے۔اس بات کو کیوں نہیں تسلیم کیا جا رہا کہ انتہا پسندی اگر عوام اور مذہبی لوگوں میں ہو تو وہ بربادیوں کو جنم دیتی ہے اور یہ چیز اگر حکومتوں اور اداروں میں آجائے تو وہ ایٹم بم سے زیادہ مہلک ہوجاتی ہے۔

ایک مجنون خاندان جب اپنی کشتی کے چار ملاح مقرر کر کے سب کے بے جہت کشتی چلانے کی آرزو کا پابند بنا دے تو کشتی بے چاری کیا کرے گی اور کسی معشوم خاندان کی آرزو کی تکمیل کیسے کرے گی؟ امریکہ، چین، روس اور برصغیر پاک و ہند سب کا ماضی، حال، تاریخ اور مفادات اپنے اپنے ہیں، سب کو ہم اپنا پیشوا نہیں بنا سکتے اور سب کی تہذیب کو اپنا روڈ میپ بھی نہیں بنا سکتے۔شاید بطخ کے انڈوں سے مرغی بچے نکال کر دے سکتی ہے لیکن سانپ کے انڈوں سے شاہین پیدا نہیں کئے جا سکتے۔ ہماری قومی بدقسمتی ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے جنسی انارکی ،ملی بے اعتدالی ، بے معنیٰ تعصبات اور پائمال اخلاقیات کے علمبرداروں کو ہم طاقت دے رہے ہیں۔

اب تو سوچیں اس ڈگر پر تیزی سے دوڑنے لگ گئی ہیں:

جو خود بڑھ کر اُٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

مدینہ کی فلاحی ریاست کسی کو ننگا نہیں کرتی ،کسی کو پائمال نہیں کرتی ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریاست میں تو عیسائی حاتم کے بیٹے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چادر بچھا دیتے تھے اور

فرماتے تھے:

''جب تمہارے پاس کوئی باوقار شخص آئے تو اس کو
عزت دو''۔

اسلام زندہ باد

پاکستان پائندہ باد

ارضِ وطن سدا مہکتی رہے
اور اس کی زُلفوں پر فطرت
ہمیشہ عنبر فشانی کرتی رہے

# علامہ سید ریاض حسین شاہ مدظلہ العالی

## کے مستقل پروگرامز

### راولپنڈی

**درس حدیث**

ہر اتوار صبح 11:30 بجے

**پروگرام صدائے محراب**

ہر سوموار رات 9 بجے QTV پر براہ راست

بمقام

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان

0333-5400909
051-4831234

### لاہور

**خطبہ جمعہ**

دوپہر 12:30 بجے

**محفل ذکر**

بعد نماز جمعہ

**ماہانہ محفل ذکر**

ہر انگریزی مہینے کی دوسری جمعرات بعد نماز عشاء

بمقام

جامع مسجد اتفاق ایچ بلاک، ماڈل ٹاؤن لاہور، پاکستان

042-35838038
0322-4301986

حرف حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اترتی ہوئی

# علامہ سید ریاض حسین شاہ

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی

روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیئے دوسروں کو پڑھایئے

**تذکرہ** — صحیفۂ نور قرآن کریم کا عام فہم، حکمت افروز، سادہ اور منفرد اسلوب میں ترجمہ

**مفاہیم قرآن** — قرآن مجید کے مضامین کی رکوعاتی تلخیص

**تبصرہ** (جلد اول و دوم): سورۂ فاتحہ و بقرہ کی روحانی، علمی اور تحریکی تعبیرات ایک منفرد تفسیری سوغات

**تبصرہ** (جلد سوم): سورۂ آل عمران روحانیوں کا پیراز نامہ حسن صدق کو آشکار کرتا ہے

**تبصرہ** (جلد چہارم): روحوں اور دلوں کے لئے چشمۂ حیات

**تبصرہ** (سورۂ یوسف): تحریکی، تنظیمی، تاریخی اور دعوتی اظہارات کا بے مثل گنجینہ

**تبصرہ** (سورۂ یٰسین): عشق و مستی میں ڈوبی ہوئی ایک تحریری دستاویز اور رحمت و رنگ کا ایک جلوہ

**تبصرہ** (سورۂ رحمان و واقعہ): جمالیاتی ادب اور دعوتی جمال کا سبیلِ رحمت

**تبصرہ** (انتیسواں پارہ): سیرت و اسوہ کے ہفت رنگ اور تاریخ و دعوت کی احسن تعبیرات

**تبصرہ** (تیسواں پارہ): سائنسی، تخلیقی، فکری اور اخروی زندگی کی توضیحاتی تصویر

☆ فضائل شعبان ☆ کہکشاں چومتی ہے
☆ عقیدۂ ختم نبوت ☆ حسن السمت
☆ اپنے مسلک کا پاسباں ہوجا ☆ بار امانت
☆ خواتین دین کا کام کیسے کریں؟
☆ معیارِ عمل ☆ فکرِ شباب
☆ تیرے نام پہ دو جہاں فدا ☆ خطبات

**اُجالے حدیث کے** — حضور ﷺ کی باتوں کا جھلملاتا نور

**نقوش صحبت** — حضور ﷺ کی صحبت میں رہنے والوں کا واقعاتی مرقع

**لوح و قلم تیرے ہیں** — اسلامی انقلاب کے لئے سلگتے جذبوں کا تحریری اظہار

**حقیقت تقویٰ** — تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

**صفیر انقلاب** — خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے افراد ملت کے لئے دعوت عمل

**آتشِ حروف** — مسلمانوں کے عروج کے لئے تڑپتے دلوں کی صدا

**سوچوں کی بارات** — ذہنوں میں رینگتے خیالات کو چشمۂ رحمت سے فیض یاب کرنے کی ایک تڑپ

**پُروقار محبت عزت نواز عشق** — حُبِّ رسول ﷺ کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل

**صبحِ زندگی** — اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کے لئے حیات جاوداں کا پیغام

**سنابل نور** — مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافل نور کی حکایات مہر و محبت

**میلاد النبی بیان و برکت** — علامہ ابن جوزی محدث کی مشہور کتاب ''بیان المیلاد النبوی'' کا سلیس اردو ترجمہ

**معجم اصطلاحات** — علمی اور فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ

**سراغ زندگی** — فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر

**شعور سے شہود تک** — اس سفر کی رہنمائی کے لئے دعوتِ عمل

**کوثرِ رحمت** — زندگی کے حسن کو نکھارنے والا عجالۂ نافعہ

Path to Eternity

Philosophy of Taqwah

Dignified love that glorifies

Punishment for blasphemy

**یادیں اور باتیں** — شاہ جی کی ہنستی مسکراتی زندگی پر حافظ محمد قاسم کی تحریری سوغات

**جمال مراسلات** — شاہ جی کے تنظیمی، تحریکی اور دعوتی خطوط

**جواب اس کا یہ ہے** — شاہ جی کے اخباری انٹرویو کا مجموعہ

**جمال گفتگو** — چھوٹی محافل میں بڑی باتوں کی تصویر کشی، ڈاکٹر منظور کی ایک کوشش

**جمال تقریبات** — شاہ جی کے تقریباتی اظہارات، محسوس حاضریوں کے دلآویز انشائیے


**کتب حاصل کرنے کے لئے رابطہ**

ادارہ تعلیمات اسلامیہ، خیابان سرسید سیکٹر ۳، راولپنڈی۔ فون: 051-4831112

اتفاق اسلامک سنٹر ایچ بلاک، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون: 0322-4301986

ادارہ تعلیمات اسلامیہ، ڈبلیو بلاک، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد۔ فون: 0333-6508117

Website: www.daleelerah.com
E-mail: aims58@gmail.com